مہیج الاحزان
علامہ حسن بن محمد علی یزدی
اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡکَہۡفِ وَالرَّقِیۡمِ کَانُوۡا مِنۡ اٰیٰتِنَا عَجَبًا
ولی العصر ٹرسٹ

# مہیج الاحزان



تالیف

آقائی حسن بن محمد علی یزدی

مترجم

مولانا سید ظل حسنین زیدی سرسوی

پیش کش : سید محمد شبر عباس

ولی العصر ٹرسٹ

رتہ متہ ضلع جھنگ

نام کتاب ———— مہیج الاحزان

نام مولف ———— آقائی حسن بن محمد علی یزدی

نام مترجم ———— مولانا سید ظل حسنین زیدی سرسوی

سال طباعت ———— ۱۹۹۱ء مطابق ۱۴۱۱ھ

تعداد ———— ۱۰۰۰

کتابت ———— حضرت کیبلیانوالہ

مطبع ————

ہدیہ ————

ناشر ————

ولی العصر، رتہ متہ ضلع جھنگ

اسٹاکسٹ

افتخار بک ڈپو۔ مین بازار اسلام پورہ لاہور

قابل ہوا تھا۔

شیخ مفیدؒ اور طبرسی نے روایت کیا ہے کہ ایک روز حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام خطبہ دے رہے تھے کہ ارشاد فرمایا سَلُوْنِیْ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِیْ۔ کہ مجھ سے روز قیامت تک کے حالات پوچھ لو۔ اس سے پہلے کہ تم مجھے نہ پاؤ۔ پس ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا کہ میرے سر دار ڈاڑھی میں کتنے بال ہیں۔ یہ سن کر آنجنابؑ نے فرمایا کہ مجھے مخبر صادق حضرت رسولؐ خدا نے خبر دی ہے کہ اے علیؑ تجھ سے ایک شخص سر اور داڑھی کے بالوں کی تعداد دریافت کرے گا۔ اور فرمایا کہ اس سے کہنا کہ تیرے سر کے ہر ایک بال سے ایک ملک (فرشتہ) ہے جو تجھ پر لعنت کرتا ہے اور تیری ریش (ڈاڑھی) کے ہر ایک بال پر شیطان ہے جو تجھے اغوا کرتا ہے اور تیرے گھر ایک ایسا بچہ ہے کہ جو حسینؑ ابن فاطمہؑ کو قتل کرے گا۔ اور جب واقعہ عالم شہود میں آئے گا تو تجھے میری صداقت ظاہر ہو جائے گی۔ اس وقت میں ابن سعد ملعون کی عمر بہت کم تھی۔ اور جب واقعہ کربلا واقع ہوا تو یہی ملعون قتل سیّد الشہداء علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا۔

شیخ فخرالدین طریحیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے سوال کرنے والا خولی ملعون کا باپ یزید اصبحی تھا خولی ملعون اس وقت بچہ تھا۔ روز عاشورا محرم اسی ملعون نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے سینۂ اقدس پر نیزہ مارا تھا۔ یہ نیزہ ایسا کاری لگا تھا کہ پشت امام حسین سے باہر نکل آیا تھا کہ غَلَّتْ عَيْنَيْكَ يَا شَقِيُّ وَشُلَّتِ الْيُسْرٰى فَسَقَطَ الْحُسَيْنُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَخُوْضُ فِيْ دَمِهٖ وَيَشْكُوْ اِلٰى رَبِّهٖ۔

پس امام حسین علیہ السلام اپنے خون میں غلطان ہو گئے۔ اور گھوڑے سے زمین پر گرے اور خدائے تعالےٰ سے اس ملعون کی شکایت کی۔ اور اس ملعون نے امام مظلوم کا سر کٹی تن سے جدا کیا تھا۔ اے آقا حسینؑ پر رونے والوں یہی خولی ملعون عمدار لشکر ابن زیاد بھی تھا۔ اور اس ملعون نے اکثر اصحاب امام حسینؑ کو شہید کیا اور حضرت عباس علمدار کے عثمان ابن علیؑ کو جنکی عمر بیس اکیس سال کی تھی۔ آپ کی جبین مبارک پر تیر مارا اور آپ کے مرکب کو قتل کیا اور آپ کا سر مبارک تن سے جدا کیا۔ دوسرے جعفر ابن علی تھے جو حضرت عباسؑ کے حقیقی بھائی تھے کہ اسی ملعون نے آپ کو بھی تیر مارا۔ گھوڑے کو قتل کیا آپ گھوڑے سے گرے اور روح پرواز کر گئی۔ یہی ملعون امام حسین علیہ السلام کا سر بریدہ کربلا سے کوفہ تک لے کر گیا تھا۔ شب کو کوفہ پہنچا اور رات کو جب اس ملعون نے اپنے گھر قیام کیا تو سر مطہر امام حسین علیہ السلام کو تنور میں رکھا۔ اور صبح کو سر مبارک ابن زیاد بد نہاد کو ہدیہ کیا۔

بروایت ابن طاؤس، صاحب مناقب، و محمد ابن ابی طالب مذکور ہے کہ یہ ملعون ان لوگوں میں سے تھا کہ جنہوں نے قتل امام حسینؑ پر کمر باندھی تھی اور اس نے اپنے ساتھیوں سمیت اپنے آپ کو عمر ابن سعد کے روبرو پیش کیا تھا۔ کہ امام حسینؑ کو قتل کریں۔ لیکن ان لوگوں میں سے کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ امام حسینؑ کو قتل کرے لیکن یہ ملعون لالچ میں آگیا اور اس نے عمر بن سعد سے کہا کہ میں حسین ابن علیؑ کا کام تمام کرتا ہوں۔ وہ امام حسین علیہ السلام کی طرف بڑھا۔ اور آستین چڑھائیں اور امام مظلومؑ کے نزدیک پہنچا آپ پر ضعف غالب تھا کہ۔